ہے ورنہ سب نئی چیزوں کا استعمال مثلاً الاؤڈ اسپیکر، موٹر کار، ریل گاڑی اور جہاز وغیرہ، بدعت ہو گا۔

جواب: آیت کریمہ پڑھ کر دعا کرنا آفتِ "سماوی" کو دفع کرنے کے لیے تو مروج رہا ہے اور "آیتِ کریمہ" کو خاص مقدار میں پڑھنے کی ضرورت کی خاطر اجتماعی خواندگی بھی ہوتی رہی ہے۔ لیکن انسانوں کو راہِ راست پر لانے اور ان کو جاہلی تعصبات سے نکالنے کے لیے آیت کریمہ کا وِرد اور اجتماعی دعا کا فلسفہ کم از کم ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

اگر اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کو ختم کرنا ہوتا ـــــ تو انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین اہلِ ایمان کی اصلاحی جدوجہد اور اس راہ میں قربانیاں دینا بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ ان حضرات سے سنت و بدعت کی بحث میں اُلجھنے کے بجائے ان کو مسئلے کا اصلی اور صحیح حل سمجھانے کی کوشش کریں۔ جہاں تک سنت و بدعت کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ جو فعل فی نفسہٖ جائز ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور سلفِ صالحین نے اُسے اجتماعی طور پر نہ کیا ہو اُسے ثواب سمجھ کر اجتماعی بنانا بدعت ہے۔ لیکن اگر کسی دوسری وجہ سے اجتماعی بن جائے جیسے ایک وظیفہ کی خاص مقدار پڑھنا ہو اور اُسے اکیلا نہ پڑھا جا سکتا ہو تو اس کے لیے اجتماع کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اُسے سنت نہ سمجھا جائے۔

استدراک

قضائے فوائت سے متعلق ایک سوال کا مختصر جواب دیتے ہوئے میں نے یہ لکھ دیا تھا کہ صبح کی نماز کے بعد فوت شدہ فرائض کی قضا نہیں ہوسکتی۔ اس مسئلے میں مجھ سے تسامح ہوا ہے۔ فقہائے کرام کی تصریح کے مطابق صبح کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب سے قبل بھی فرائض کی قضا جائز ہے۔ البتہ عین طلوعِ آفتاب، غروبِ آفتاب اور عین نصف النہار کے اوقات میں ہر طرح کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (غلام علی)